# ادبیات

## غزل

### انتہا

(جناب الم مظفرنگری)

لب تک آئی اور پیغامِ خودی ہوتی گئی
ہر فغانِ دل ثبوتِ زندگی ہوتی گئی

جس قدر اسرارِ غم سے آگہی ہوتی گئی
زندگی اپنی مآلِ زندگی ہوتی گئی

حاصل ہوتا ہے بفرصت ارتقائے معنوی
پھول کی صورت بآہستہ کلی ہوتی گئی

تا بمنزل اس لئے پہونچے نہ اہلِ کارواں
تیز گامی ان کی وجہ نارسی ہوتی گئی

جس کی سرگرمی محبت میں حریفِ یاس تھی
وہ تمنا رازِ آگاہِ خودی ہوتی گئی

سچ ہے دنیا دل لگانے کے لئے موزوں نہ تھی
پھر بھی اس سے کچھ نہ کچھ دل بستگی ہوتی گئی

عشق تو کرتا رہا ہر لمحہ تنظیمِ حیات
عقل تھی وہ جو کہ وجہِ برہمی ہوتی گئی

اس کے ذرّوں سے جہاں بنتے رہے مٹتے رہے
کس قدر بربادِ خاکِ آدمی ہوتی گئی

بے خودی میں دامنِ ہستی کے پرزے کر دئے
مجھ کو پیغامِ جنوں وارفتگی ہوتی گئی

کتنا عالمگیر تھا تبلیغِ الفت کا فروغ
گوشے گوشے میں جہاں کے روشنی ہوتی گئی

ہم سمجھتے ہی رہے حسنِ ادب اس کو، مگر
وجہ ناکامی ہماری خامشی ہوتی گئی

نیکیوں میں بھی تجاوز کی نہیں گنجائشیں
دوستی حد سے بڑھی جب دشمنی ہوتی گئی

اس کے نغمے پاس آ کر گوشِ دل سے جب سنے
سازِ ہستی کی صدا بیکار سی ہوتی گئی

اے الم ناپائداریٔ خوشی کا ذکر کیا
ناخوشی بھی زندگی میں عارضی ہوتی گئی